نظم

نظم کے معنی ''انتظام، ترتیب یا آرائش'' کے ہیں۔ عام اور وسیع مفہوم میں یہ لفظ نثر کے مدِّ مقابل کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد پوری شاعری ہوتی ہے۔ اس میں وہ تمام اصناف اور اسالیب شامل ہوتے ہیں جو ہیئت کے اعتبار سے نثر نہیں ہیں۔ اصطلاحی معنوں میں غزل کے علاوہ تمام شاعری کو ''نظم'' کہتے ہیں۔

عام طور پر نظم کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے جس کے گرد پوری نظم کا تانا بانا بُنا جاتا ہے۔ خیال کا تدریجی ارتقا بھی نظم کی ایک اہم خصوصیت بتایا گیا ہے۔ طویل نظموں میں یہ ارتقا واضح ہوتا ہے۔ مختصر نظموں میں یہ ارتقا واضح نہیں ہوتا اور اکثر و بیشتر ایک تاثر کی شکل میں اُبھرتا ہے۔

نظم کے لیے نہ تو ہیئت کی کوئی قید ہے اور نہ موضوعات کی۔ چنانچہ اردو میں غزل اور مثنوی کی ہیئت میں نظمیں اور آزاد و معرّا نظمیں بھی لکھی گئی ہیں۔ اس طرح کوئی بھی موضوع نظم کا موضوع ہوسکتا ہے۔

ہیئت کے اعتبار سے نظم کی چار قسمیں ہوسکتی ہیں:

1. پابند نظم

ایسی نظم جس میں بحر کے استعمال اور قافیوں کی ترتیب میں مقرّرہ اصولوں کی پابندی کی گئی ہو، پابند نظم کہلاتی ہے۔ نئے انداز کی ایسی نظمیں بھی، جن کے بندوں کی ساخت مروّجہ ہیئتوں سے مختلف ہو یا جن کے مصرعوں میں قافیوں کی ترتیب مروّجہ اصولوں کے مطابق نہ ہو، لیکن ان کے تمام مصرعے برابر کے ہوں اور ان میں قافیے کا کوئی نہ کوئی التزام ضرور پایا جائے، پابند نظمیں کہلاتی ہیں۔

© NCERT not to be republished

2. نظم معرّا

ایسی نظم جس کے تمام مصرعے برابر کے ہوں مگر ان میں قافیے کی پابندی نہ ہو، نظم معرّا کہلاتی ہے۔ کچھ لوگوں نے اسے نظم عاری بھی کہا ہے۔

3. آزاد نظم

ایسی نظم جس میں نہ تو قافیے کی پابندی کی گئی ہو اور نہ تمام مصرعوں کے ارکان برابر ہوں یعنی جس کے مصرعے چھوٹے بڑے ہوں، آزاد نظم کہلاتی ہے۔

4. نثری نظم

نثری نظم چھوٹی بڑی نثری سطروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس میں ردیف، قافیے اور وزن کی پابندی نہیں ہوتی۔ آج کل نثری نظم کا رواج دُنیا کی تمام زبانوں میں عام ہے۔

© NCERT not to be republished

حالؔی

(1837ء – 1914ء)

الطاف حسین حالؔی پانی پت میں پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم وطن میں اور کچھ تعلیم دہلی میں ہوئی۔ وہ اردو کے ادبی نظریہ ساز ناقد، سوانح نگار اور صاحب طرز انشا پرداز ہیں۔ شاعر کی حیثیت سے بھی ان کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ ان کا اصل کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے اردو شاعری کو نئی راہوں پر ڈالا۔ غزل اور قصیدے کی خامیوں کو واضح کیا۔ ان کی غزلیں اور نظمیں لطف و اثر کے اعتبار سے اعلیٰ درجے کی ہیں۔ ان کے کلام میں سادگی، دردمندی اور جذبات کی پاکیزگی پائی جاتی ہے۔ ان کی چار اہم کتابیں 'حیاتِ سعدی'، 'مقدمۂ شعر وشاعری'، 'یادگارِ غالبؔ' اور سرسیّد کی سوانح 'حیات جاوید' ہیں۔

مولانا حالؔی شعر و ادب کو محض مسرّت حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں سمجھتے تھے۔ وہ شاعری کی مقصدیت کے قائل تھے۔ ان کا خیال تھا کہ شاعری زندگی کو بہتر بنانے میں مددگار ہوسکتی ہے اور دنیا میں اس سے بڑے بڑے کام لیے جاسکتے ہیں۔ وہ شاعری کے لیے تخیّل، مطالعۂ کائنات اور مناسب الفاظ کی جستجو کو ضروری سمجھتے تھے۔ حالؔی کو غالبؔ، شیفتہؔ اور سرسیّدؔ کی صحبت حاصل تھی جس سے ان کے تنقیدی شعور کو جلا ملی۔

حالؔی نے ایک طویل نظم 'مدوجزرِ اسلام' مسدّس کی شکل میں لکھی جس کے بارے میں سرسیّدؔ نے کہا کہ ''قیامت کے دن جب خدا پوچھے گا کہ تو کیا لایا ہے تو میں کہوں گا کہ حالؔی سے مسدّس لکھوا کر لایا ہوں۔''

© NCERT not to be republished

تعلیم سے بے توجہی کا نتیجہ

جنھوں نے کہ تعلیم کی قدر و قیمت　　نہ جانی مسلّط ہوئی اُن پہ ظُلمت
ملوک اور سلاطیں نے کھوئی حکومت　　گھرانوں پہ چھائی امیروں کے نکبت
رہے خاندانی نہ عزّت کے قابل
ہوئے سارے دعوے شرافت کے باطل

نہ چلتے ہیں واں کام کاریگروں کے　　نہ برکت ہے پیشہ میں پیشہ وروں کے
بگڑنے لگے کھیل سوداگروں کے　　ہوئے بند دروازے اکثر گھروں کے
کماتے تھے دولت جو دن رات بیٹھے
وہ اب ہیں دَھرے ہاتھ پر ہاتھ بیٹھے

ہنر اور فن واں ہیں سب گھٹتے جاتے　　ہنرمند ہیں روز و شب گھٹتے جاتے
ادیبوں کے فضل و ادب گھٹتے جاتے　　طبیب اور ان کے مطب گھٹتے جاتے
ہوئے پست سب فلسفی اور مناظر
نہ ناظم ہیں سرسبز اُن کے نہ ناشر

اگر اک پہننے کو ٹوپی بنائیں　　تو کپڑا وہ اک اور دنیا سے لائیں
جو سینے کو وہ ایک سوئی منگائیں　　تو مشرق سے مغرب میں لینے کو جائیں
ہر ایک شے میں غیروں کے محتاج ہیں وہ
مِکینکس کی رو میں تاراج ہیں وہ

© NCERT not to be republished

جو مغرب سے آئے نہ مالِ تجارت تو مرجائیں بھوکے وہاں اہلِ حرفت
ہو تجّار پر بند راہِ معیشت دکانوں میں ڈھونڈیں نہ پائیں بضاعت
پرائے سہارے ہیں بیوپار واں سب
طفیلی ہیں سیٹھ اور تُجّار واں سب

یہ ہیں ترکِ تعلیم کی سب سزائیں وہ کاش اب بھی غفلت سے باز اپنی آئیں
مبادا رہِ عافیت پھر نہ پائیں کہ ہیں بے پناہ آنے والی بلائیں
ہوا بڑھتی جاتی سرِرہ گذر ہے
چراغوں کو فانوس بن اب خطر ہے

لیے فرد بخشئ دوراں کھڑا ہے ہر اک فوج کا جائزہ لے رہا ہے
جنھیں ماہر اور کرتبی دیکھتا ہے انھیں بخشتا تیغ و طبل و نوا ہے
یہ ہیں بے ہنر یک قلم چھٹتے جاتے
رسالوں سے نام ان کے ہیں کٹتے جاتے

خواجہ الطاف حسین حالؔی

مشق

لفظ و معنی

بے توجہی : دھیان نہ دینا، تعلق نہ رکھنا
مسلّط : چھایا ہوا، حاوی
نکبت : مفلسی، بدحالی، خواری

ظلمت : اندھیرا، تاریکی

باطل : جھوٹ

پیشہ : وہ کام جو روزی کمانے کے لیے کیا جائے

فضل : بزرگی، مہربانی

طبیب : علاج کرنے والا، حکیم

مطب : دواخانہ

ناشر : پھیلانے والا، یعنی کتابیں چھاپنے والا

ناظم : انتظام کرنے والا، سکریٹری کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

تاراج : برباد

اہلِ حرفت : کاریگر

تجّار : تاجر کی جمع، تجارت کرنے والے

معیشت : کاروبار، روزی، سببِ زندگی

بضاعت : پونجی، سامان

طفیلی : بِن بُلایا مہمان

مبادا : کہیں ایسا نہ ہو، خدانخواستہ

رہِ عافیت : بچاؤ کا راستہ، خیریت کا راستہ

طبل : نقّارہ

نوا : آواز

رسالوں : رسالہ کی جمع، فوجی دستہ

© NCERT not to be republished

غور کرنے کی بات

- کسی بھی فرد، جماعت، قوم اور ملک کی ترقی کے لیے تعلیم بہت ضروری ہے۔ دنیا کے وہی ممالک اور قومیں خوشحال اور ترقی پذیر ہیں جہاں کے شہریوں میں ہر طرح کی تعلیم اور علم و ہنر موجود ہے۔
- اس نظم میں ہندوستانی قوم کی تعلیم سے دوری کو موضوع بنایا گیا ہے اور تعلیم کے نہ ہونے کی وجہ سے جو نقصانات ہوتے ہیں ان پر روشنی ڈالی گئی ہے۔
- یہ نظم مسدس کے فارم (ہیئت) میں لکھی گئی ہے۔ مسدّس اس نظم کو کہتے ہیں جس کے ایک بند میں چھے مصرعے ہوتے ہیں۔ اس نظم میں سادہ اور سلیس زبان کا استعمال ہوا ہے۔

سوالوں کے جواب لکھیے

1. تعلیم کی قدر و قیمت کیا ہے؟
2. حکومت اور قوموں پر زوال کیسے آتا ہے؟
3. شرافت اور عزت کا معیار کیا ہے؟
4. ترکِ تعلیم کے کیا کیا نقصانات ہیں؟
5. کسی ملک اور وہاں کے عوام کی ترقّی کن چیزوں سے ہوسکتی ہے؟

عملی کام

- اس نظم کو بلند آواز سے پڑھیے۔
- نظم کے بند نمبر ایک سے چار تک خوش خط لکھیے۔

© NCERT not to be republished

- نظم کے پہلے بند کا مطلب لکھیے ۔
- درج ذیل الفاظ میں سے واحد کی جمع اور جمع کی واحد بنا کر لکھیے :

ملک، سلطان، امیروں، پیشہ وروں، سوداگروں، طبیب، منظر، تجّار، رسالوں، فوج

- تعلیم کے فوائد پر ایک مضمون لکھیے ۔

© NCERT not to be republished